توبہ کی حقیقت اور اس کے فوائد!

مولانا خورشید عالم داؤد قاسمی
مون ریز ٹرسٹ اسکول، زامبیا، افریقہ

افتتاحیہ

آدمی سے خطا ونسیان اور گناہ ومعصیت کا صدور ہوتا رہتا ہے۔ اگر کسی آدمی سے کبیرہ (بڑا) گناہ ہوجائے، تو اس کی تلافی کے لیے اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ قرآن وحدیث میں بار بار اُمتِ مسلمہ کو توبہ واستغفار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ مسلمانوں کے حق میں توبہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ آدمی سے جب بھی کوئی کبیرہ (بڑا) گناہ ہوجائے تو اسے فوراً اپنے گناہ سے سچی توبہ کرنی چاہیے، پھر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بندے کے اس گناہ کو معاف فرمادیتے ہیں اور بندہ پاک صاف ہوجاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی کیا شرطیں ہیں؟ اس کے فوائد کیا ہیں؟ سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟ اس حوالے سے چند سطور ذیل میں لکھی جارہی ہیں۔

توبہ کی تعریف

توبہ کا معنی عود ورجوع یعنی لوٹنا اور واپس ہونا ہے۔ جب اس لفظ کی نسبت کسی بندے کی طرف ہوتی ہے، تو اس وقت اس کا معنی اپنے گناہ وخطا کو چھوڑ دینا اور اپنے کیے ہوئے پر نادم وپشیماں ہونا ہوتا ہے۔ توبہ کی اصطلاحی تعریف کے حوالے سے علامہ آلوسیؒ (۱۸۰۲-۱۸۵۴ء) فرماتے ہیں:

’’النَّدَمُ وَالإِقْلاَعُ عَنِ الْمَعْصِيَةِ مِنْ حَيْثُ هِيَ مَعْصِيَةٌ، لا؛ لِأَنَّ فِيْهَا ضَرَرًا لِبَدَنِهِ وَمَالِهِ، وَالْعَزْمُ عَلَى عَدَمِ الْعَوْدِ إِلَيْهَا إِذَا قَدَرَ.‘‘ (روح المعانی، ج:۲۸،ص:۱۵۸)

ترجمہ: ’’بندہ اپنے گناہوں سے باز آجائے اور اپنے کیے ہوئے پر نادم وپشیماں ہو اور گناہ سے یہ توبہ اس وجہ سے ہو کہ وہ گناہ ہے؛ اس لیے نہ ہو کہ اس میں کوئی جانی ومالی نقصان ہے اور یہ عزم وارادہ کرے کہ حتی المقدور دوبارہ یہ گناہ نہیں کرے گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں:

’’لَوْ لَا اَنَّکُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللہُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ یَغْفِرُ لَھُمْ۔‘‘ (صحیح مسلم، برقم:۲۷۴۸)

ترجمہ: ’’اگر تم گناہ کا ارتکاب نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائیں گے جو گناہ کا ارتکاب کرے گی، (پھر توبہ کرے گی اور) اللہ تعالیٰ انھیں معاف کر دیں گے۔‘‘

ایک حدیث شریف میں توبہ کرنے والے کو اس شخص سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کے ذمے کوئی گناہ ہو ہی نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

’’التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔‘‘ (سنن ابن ماجۃ، برقم:۴۲۵۰)

ترجمہ: ’’گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔‘‘

اللہ تعالیٰ توبہ سے بے انتہا خوش ہوتے ہیں

اللہ پاک توبہ کرنے والے بندے سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس نے اپنا گم شدہ اونٹ پالیا ہو۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

’’اَللہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ مِنْ اَحَدِکُمْ سَقَطَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَدْ اَضَلَّہٗ فِيْ اَرْضِ فَلَاۃٍ۔‘‘ (صحیح بخاری، برقم:۶۳۰۹)

ترجمہ: ’’اللہ پاک اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص کے مقابلے میں زیادہ خوش ہوتا ہے، جس نے اپنا اونٹ پالیا ہو، حالاں کہ اس نے اس کو ایک چٹیل میدان میں گم کر دیا تھا۔‘‘

اختتامیہ

اس تحریر کا اختتام ایک قرآنی آیت پر کیا جا رہا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ اگر بندہ کبائر اور بڑے گناہوں سے خود کو بچا لیتا ہے تو اس کے چھوٹے گناہوں کو رحیم و کریم مولا خود ہی معاف کر دیں گے اور اس بندے کو ایک باعزت جگہ میں داخل کریں گے، اس باعزت جگہ کا مطلب جنت ہے۔ آیتِ کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

’’اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُدْخَلًا کَرِیْماً۔‘‘ (النساء:۳۱)

ترجمہ: ’’اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرو، جن سے تمھیں روکا گیا ہے تو تمھاری چھوٹی برائیوں کا ہم خود کفارہ کر دیں گے اور تم کو ایک باعزت جگہ داخل کریں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور جنت میں داخل فرمائے۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....